میں نے درسِ نظامی کیوں کی؟

مصنف

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

میں نے درس نظامی کیوں کی ؟

مصنف
ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی

الابدال

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام	میں نے درس نظامی کیوں کی؟
مصنف	ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی
صفحات	43
سن	اگست، 2021ء / محرم الحرام 1443ھ
پیشکش	دارالابدال

الابدال

تاریخ ولادت وابتدائی حالات

میری ولادت 19 مارچ 1989ء کو چوہدری نثار احمد بن حاجی رحمت علی بن اللہ دتہ بن عبد اللہ کمبوہ کے گھر چک نمبر 24/ 2 ایل تحصیل رینالہ خورد، ضلع اوکاڑہ پنجاب میں ہوئی۔

چوہدری اللہ دتہ کے گھر چار بیٹوں حاجی رحمت علی، حاجی صادق علی، حاجی برکت علی اور قادر علی کی ولادت ہوئی، تقسیم پاکستان کے وقت ہند کے علاقہ امر تسر سے ہجرت کرکے پاکستان کے مذکورہ بالا گاؤں میں تشریف لائے، چوہدری قادری علی شادی کے بعد فقری والی ریاست میں جابسے جبکہ بقیہ تینوں بھائی اسی گاؤں میں رہے، تینوں بھائی اپنے اور اطراف کے گاؤں میں بھی عزت و وقار کی نظر سے دیکھے جاتے تھے اپنے حسن اخلاق اور مہمان نوازی کی وجہ سے مشہور و معروف تھے پیر محمد اسماعیل شاہ اور ان کے بعد پیر محمد علی المعروف کرمانوالہ کے مریدین میں سے تھے کرمانوالہ کے ان بزرگوں سے رشتہ محبت و مودت آج بھی روز اول کی طرح برقرار ہے یہاں تک کہ ان کی اولاد و جانشین میں سے آج تک جب بھی کبھی کوئی گاؤں تشریف لاتے ہیں تو ہمارے ہی غریب خانے کو شرف قیام بخشتے ہیں۔

چوہدری رحمت علی کمبوہ نیک سیرت، والدین کے فرمانبر دار اور تہجد گزار تھے ان کے ہاں بالترتیب چوہدری اکبر علی، چوہدری اصغر علی، چوہدری نثار احمد، چوہدری ریاض اور چوہدری مشتاق کی ولادت ہوئی۔

میرے والد چوہدری نثار احمد کمبوہ مچلز فروٹ فارم فیکٹری میں مکینکل انجنیئرز رہ کر ریٹائر ہو چکے ہیں۔

ہماری تعلیم و تربیت بھی عام مسلمانوں کی طرح دینی و دنیاوی دونوں طرح کے ماحول میں ہوئی۔ میں مڈل تک تعلیم حاصل کر کے لاہور گرین ٹاؤن ماموں کے پاس چلا گیا اور وہاں جا کر نویں کلاس میں داخلہ لے لیا۔ لاہور میں جا کر آگے مزید پڑھنے کی بجائے برے دوستوں کی صحبت نے گناہوں اور جرائم کی دنیا میں دھکیل دیا۔ میں اس پر مزید کلام نہیں کرنا چاہتا بس اتنا جان لیں کہ کوئی ایسا گناہ یا جرم نہیں ہو گا جس میں میں ملوث نہ رہ ہوں۔ والدین سمیت سارے خاندان والے پریشان رہتے کہ اسے کیسے سیدھے راستے پر لایا جائے؟ لوگوں کی خواہش ہوتی کہ ان کے بچے رضوان کے دوست نہ بنیں کہ کہیں وہ بھی خراب نہ ہو جائیں۔ میرا ان گناہوں بھری زندگی سے باہر آنا بظاہر ناممکن لگتا تھا مگر جب اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے تو پھر وقت کا شرابی بھی مقام ولایت پر فائز ہو جاتا ہے اور جانور تک اس کا ادب و احترام کرتے ہیں۔

میں کم و بیش بیس سال کا ہو چکا تھا کہ اللہ رب العزت کا کرم ہوا اور گناہوں بھری زندگی سے توبہ کرکے اپنے رب سے دوستی کرلی، اب زیادہ وقت مسجد میں گزرنے لگا۔ جو لوگ کل تک کہتے تھے رضوان سدھر نہیں سکتا وہ مجھے دیکھ کر حیران ہوتے اور کہتے کہ اللہ بے نیاز ہے وہ کسی کو بھی ہدایت دے سکتا ہے کسی پر بھی کرم کر سکتا ہے۔ خیر میرا گناہوں سے توبہ کا واقعہ بھی بڑا ایمان افروز ہے جسے ان شاء اللہ کسی دوسرے مقام پر بیان کیا جائے گا۔

دعوت اسلامی سے وابستگی:

جن دنوں گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی ان دنوں میں والد صاحب کے ساتھ مچلز فیکٹری میں شعبہ مکینیکل انجنیئرز میں کام کرتا تھا۔ وہیں فیکٹری میں ایک نیک سیرت و خوبصورت اسلامی بھائی بھی کام کرتے تھے جن کے پاس میں وقتاً فوقتاً مسائل پوچھنے کے لیے جاتا اور وہ میری شرعی رہنمائی کرتے۔ دین کی طرف میری رغبت دیکھتے ہوئے انہوں نے مجھے امیر اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری کے کچھ رسائل پڑھنے کے لیے دیے۔ جنہیں پڑھنے کے بعد میں پہلی بار امیر اہلسنت اور دعوت اسلامی سے متعارف ہوا۔ امیر اہلسنت کے اصلاحی رسائل مجھے بہت پسند آئے اور اندازہ ہوا کہ معاشرے کو ایسی کتب و رسائل کی ضرورت ہے چنانچہ میں نے انہیں اسلامی بھائی سے ایک بڑی تعداد میں رسائل منگوا کر تقسیم

کرنا شروع کر دیے۔ کچھ عرصہ بعد مذکورہ اسلامی بھائی نے مجھے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع کی دعوت دی جسے میں نے قبول کیا اور اپنے چھوٹے بھائی کو ساتھ لے کر اجتماع میں شریک ہوا۔ اس اجتماع میں شرکت کے بعد میرے دل میں دعوت اسلامی کی محبت مزید بڑھ گئی اور میں ہمیشہ کے لیے دعوت اسلامی سے وابستہ ہو گیا کیونکہ اس اجتماع میں مجھے جو روحانیت اور سکون ملا یہ پہلے کہیں نہیں ملا تھا۔

میں نے درس نظامی کیوں کی؟

میں 22 سال کا ہو چکا تھا اور جس دن گناہوں سے توبہ کی تھی اس دن کے بعد سے یہ احساس اور شرمندگی ہمیشہ دامن گیر رہتی کہ زندگی کا اتنا بڑا حصہ یوہیں بے کار میں ضائع کر دیا اب آخرت میں اپنے رب کو کیا منہ دیکھاوں گا؟ اور ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ اول تو مجھے اپنی جہالت دور کرنی ہے دوم جس طرح میں نے اپنے نامہ اعمال میں گناہوں کا انبار لگایا ہے ایسے ہی مجھے اپنے لیے اپنی موت کے بعد صدقہ جاریہ کے طور پر کچھ نیک اعمال چھوڑنے چاہیے جو میرے گناہوں کا ازالہ بن سکیں۔ اس کے لیے میں نے یہ عزم کیا کہ میں مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے مختلف موضوعات پر کتب لکھوں گا اور دینی خدمات میں اپنا حصہ ڈالوں گا۔

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ دینی خدمات کے لیے اور بھی بہت سے شعبہ جات اور پلیٹ فارم ہیں پھر تصنیف و تالیف ہی کیوں؟

جب میں نے غور کیا کہ خدمات دین کے جتنے بھی شعبہ جات ہیں ان کو وہ دوام حاصل نہیں جو تصنیف و تالیف کو ہے نیز میں نے خود بزرگوں کی صدیوں پہلے لکھی ہوئی کتب سے کافی استفادہ کیا اور اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کرتا رہا میں نے دیکھا کہ ہمارے یہ بزرگ صدیوں پہلے جا چکے ہیں مگر ان کی لکھی ہوئی کتب آج بھی مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کا سامان کر رہی ہیں نیز انکے نام کو بھی زندہ رکھے ہوئے ہے تو اس بناء پر میں نے بھی تصنیف و تالیف کو ہی منتخب کر لیا۔
سوم علماء کی عوام پر فضیلت کی روایات پڑھ کر دل کرتا کہ مجھے بھی اہل علم کی صف میں کھڑا ہونا چاہیے کہ جن کی صفت رب تعالیٰ قرآن میں بیان کرتا ہے یقیناوہ ہی لوگ عظیم ہیں تو کیوں نہ جب زندگی نے موقع دے ہی دیا ہے تو عظیم لوگوں کے ساتھ مل جاوں۔

ابھی تک اسی طرح کے خیالات ذہن میں لیے زندگی بسر کر رہا تھا کہ کم و بیش دو سال کا عرصہ گزر گیا اور اس دوران ایک کتاب اور s تین رسائل بھی تالیف کیے۔ ان میں جن کتب کو ماخذ و مراجع کے طور پر استعمال کیا تھا ان میں سے کچھ میرے پاس موجود تھیں اور کچھ نہیں۔ جو کتب موجود نہیں تھیں ان کے حوالہ سے

جو روایات نقل کیں انہیں اپنے ماخذ سے بیان کرنے کی بجائے یہ سوچ کر اصل کتابوں کا نام لکھ دیا کہ پڑھنے والا یہ نہ سمجھے کہ ان کی روایات کی کوئی اصل نہیں ہے یا یہ درست نہیں ہیں۔ اس وقت مجھے حوالہ جات نقل کرنے کا تھوڑا بھی اندازہ نہیں تھا اور نہ ہی یہ پتا تھا کہ اس طرح کرنا علمی سرکہ ہوتا ہے خیر وہ کتب ایک اسلامی بھائی نے دیکھیں جو اوکاڑہ سطح پر دعوت اسلامی کے پرجوش مبلغ ہیں توسب سے پہلے انہوں نے مجھ سے دو سوال کیے

اول: آپ نے جن کتب کے حوالہ جات نقل کیے ہیں کیا یہ سب کتب آپ کے پاس موجود ہیں اور آپ نے براہ راست ان کا مطالعہ کر کے روایات لی ہیں؟

دوم: آپ نے درس نظامی تو کی نہیں نہ کسی استاد کی شاگردی اختیار کی ہے اور نہ آپ کو عربی آتی ہے کہ آپ خود ترجمہ کر سکیں تو پھر اپ نے مترجم کا حوالہ کیوں نہیں دیا؟

ان دو سوالوں کے ساتھ ہی مجھے اندازہ ہو گیا کہ دیانت و صداقت کا تقاضہ یہی ہے کہ آپ جو بھی نقل کریں اسے آپ نے خود مطالعہ کیا ہو اور اصل کتاب سے کیا ہو نیز میرے لیے عربی کا جاننا اور دینی علوم کے حصول کے لیے اہل علم کی صحبت اختیار کرنا بھی بہت ضروری ہے صرف کتابیں پڑھ لینا کافی نہیں۔

اگر تو بات اس مبلغ اسلامی بھائی کے سوالوں تک رہتی تو ٹھیک تھا مگر صیح معنوں میں ذہنی کایا اس وقت پلٹی جب ان سوالوں کے بعد انہوں نے بہت زیادہ جارحانہ کلام کیا وہ میرے ساتھ ایسے کلام کر رہے تھے جیسے میں نے ان کا بڑے پیمانے پر ذاتی نقصان کر دیا ہو۔ ان کی بد تمیزی پر مبنی گفتگو سن کر دل کر رہا تھا اس کا منہ توڑ دوں اگر پر انار ضوان ہو تا تو ایسا ہو بھی جانا تھا لیکن میں نے وہاں صبر کیا اور بغیر کچھ کہے دل میں یہ عزم مصمم لے کر اٹھا کہ اب جو کچھ بھی ہو جائے مجھے ہر حال میں درس نظامی کرنی ہے تا کہ میں تصنیف و تالیف کا اہل ہو سکوں اور کل کو مجھے اس طرح کا کوئی دوسرا فرد منہ اٹھا کر یہ نہ کہے کہ تم لکھنے کے مجاز نہیں ہو۔

جامعۃ المدینہ میں داخلہ:

میری عمر 24 سال ہو چکی تھی اتنا کما لیتا تھا کہ آسانی کے ساتھ اپنا گھر چلا سکوں گھر والے اب میری شادی کے بارے باتیں کرنے لگے تھے دو تین رشتے نظر میں تھے دو گھر لڑکی والے ایسے بھی تھے جو از خود رشتہ کرنا چاہتے تھے اور کئی بار پیغام بھی بھیج چکے تھے بس اب ان میں سے ایک کا انتخاب کر کے نکاح کرنا باقی تھا اسی دوران میں نے اعلان کر دیا کہ میرے رشتے کی بات کہیں بھی نہ کی جائے کیونکہ میں درس نظامی کرنے کے لیے کسی مدرسہ میں داخلہ لینے لگا ہوں اور جب تک میں درس نظامی نہیں کر لیتا اس وقت تک شادی نہیں کرواؤں گا۔

پورے خاندان میں نہ کوئی عالم ہے اور نہ کوئی حافظ قرآن، دادا جی کے بھائی چوہدری برکت علی کمبوہ نے اپنے ایک بیٹے کو شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی کے مدرسہ سے ان کی زیر نگرانی حفظ کروایا تھا مگر وہ نہ حافظ رہے اور نہ ان میں کوئی حافظوں والی بات ہے۔ ہمارے خاندان میں موجودہ افراد میں سے کوئی بھی اپنے کسی بیٹے کو عالم نہیں بنانا چاہتا دوسرے لفظوں میں کہہ لیں کوئی اپنے بیٹے کو مولوی نہیں بنانا چاہتا۔ اس کی کئی وجوہات ہیں جیسے موجودہ دور میں علماء کی ناقدری، دینی تعلیم سے فراغت کے بعد روزگار کے بہتر و اچھے وسائل کا نہ ہونا بالخصوص اہل مدارس و مساجد سے وابستہ بعض ناسمجھ افراد کی وہ غیر اخلاقی حرکات جس کا مشاہدہ وہ کر چکے تھے ایک بڑا سبب تھا۔

اسی دوران میرا درس نظامی کرنے کے فیصلے نے سب کو چونکا دیا اور کسی ایک فرد نے بھی دلی طور پر حمایت نہیں کی بعض نے صراحتا مخالفت کی، بعض نے میرے سامنے مذہبی افراد کا معاشرتی تجزیہ رکھ کر مجھے اپنا فیصلہ واپس لینے کا کہا اور بعض نے خاموشی اختیار کی۔ اس دوران بہت سے حوصلہ شکن جملے سننے کو ملے جیسے ☆مولوی بنو گے تو بھوکے مرو گے ☆کیا تم لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاو گے ☆کیا چنگیر (روٹی رکھنے والا برتن) لے کر تم اب لوگوں کے دروازوں پر جاو گے ☆

مولوی کی اس معاشرے میں اوقات ہی کیا ہے جو تم نے مولوی بننے کا فیصلہ لیا ہے وغیرہ

کوئی مجھے میری زیادہ عمر کا کہتا کہ اب پڑھنے کا وقت گزر چکا ہے۔ کوئی کہتا تم گھر کے بڑے ہو تمھیں کام کر کے گھر سنبھالنا چاہیے اور والدین کا سہارا بنو یہی سب سے بڑی دین کی خدمت ہے۔ کوئی شادی کی طرف توجہ دلاتا کہ عمر جا رہی ہے یہی عمر شادی کی ہے وغیرہ والد صاحب اس لیے رضا مندی ظاہر نہیں کر رہے تھے کہ ان کے ذہن میں تھا ایک تو اس کی عمر کافی ہو چکی ہے اس عمر میں کوئی مدرسے نہیں پڑھتا۔ دوم اس کا یہ فیصلہ جذبات میں ہے کل کو کسی وجہ سے پڑھائی جاری نہ رکھ پایا اور درمیان میں چھوڑ دیا تو اس کے کچھ سال ضائع ہوں گے اور معاشی لحاظ سے یہ اپنے خاندان کے کئی افراد سے پیچھے رہ جائے گا۔

مگر ان کی کوئی بھی تدبیر، چال، نصیحت کام نہیں آ رہی تھی میں فیصلہ لے چکا تھا اور اب اس سے پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا کیونکہ میرا ماننا ہے کہ وہ فیصلہ ہی کیا جسے معاشرتی دباؤ یا خاندانی مخالفت کی بناء پر واپس لے لیا جائے۔ خیر جب ان کی میں نے کوئی بات نہ مانی اور اپنے فیصلے سے پیچھے نہ ہٹا تو گھر والوں کی طرف سے مجھے یہ کہا گیا کہ اگر تم نے درس نظامی کرنی ہے تو اپنے اخراجات پر سلسلہ تعلیم شروع اور مکمل کرنا ہو گا ہماری طرف سے کچھ نہیں ملے گا۔ یہ ان کے پاس آخری تیر تھا جو انہوں

نے ترکش سے چھوڑا تھا کیونکہ میں فیکٹری سے ریزائن پہلے ہی کر چکا تھا بظاہر بے روزگار تھا گھر والوں کے تعاون سے ہی سلسلہ تعلیم شروع کرنا تھا مگر ان کی حیرانی اس وقت بڑھی جب میں نے ان کی اس دھمکی کی بھی پرواہ نہیں کی بلکہ اسے خوشی سے قبول کیا پھر اپنے سلسلہ تعلیم کی ابتداء سے لے کر انتہاء تک نہ تو والد صاحب سے کسی چیز کا مطالبہ کیا اور نہ ہی اپنی تعلیم یا دیگر ضروریات کے لیے کبھی کسی طرح کے اخراجات لیے اور مزے کی بات یہ ہے کہ آٹھ سالہ درس نظامی کے اس سفر میں اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے میں نے نہ تو کوئی کام کیا نہ کہیں امامت کی اور نہ ہی حصول دولت کا کوئی اور ذریعہ اپنایا بس اللہ کے بھروسے پر حصول تعلیم میں مشغول رہا اور پروردگار عالم خزانہ غیب سے میری تمام ضروریات پوری کرتا رہا

میری عمر 24 سال مکمل ہو چکی تھی اور پچیسویں سال میں قدم رکھ چکا تھا جب 2014ء / 1433ھ کو جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ، رینالہ خورد، اوکاڑہ میں داخلہ لیا دو سال یہاں پڑھا پھر اوکاڑہ جامعۃ المدینہ میں منتقل ہو گیا کیونکہ رینالہ خورد میں صرف ابتدائی دو سال تک ہی کلاسز تھیں اور آٹھ سالہ درس نظامی کورس کر کے 2021ء / 1442ھ کو فراغت حاصل کی۔

جب میں نے درجہ اولیٰ میں داخلہ لیا تھا تو میرے ساتھ 17 لڑکوں نے داخلہ لیا تھا جن میں سے تادم تحریر صرف میں نے درس نظامی مکمل کی ہے ایک لڑکا ایک سال ناکام ہونے کی بناء پر گزشتہ درجے میں رہ گیا تھا اور دو لڑکے بارہ ماہ کے مدنی

قافلے کے مسافر بن گے تھے جس کی وجہ سے وہ پیچھے رہ گے باقی تمام لڑکے کسی نہ کسی وجہ سے مدرسہ چھوڑ چکے اور اپنی پڑھائی جاری نہ رکھ سکے۔

امیر اہلسنت کا شکریہ:

پنجاب کی دو مشہور و معروف شخصیات جن کا اہلسنت میں بڑا نام ہے لاکھوں مرید و چاہنے والے ہیں ان کے پاس تنظیم ہے، افراد ہیں، سرمایہ ہے اور ان کی خدمات کا زمانہ معترف ہے ان دونوں شخصیات نے کئی اداروں کی بنیاد رکھی ہے جہاں قرآن و سنت کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے درس نظامی کے لیے جامعۃ المدینہ میں داخلہ سے پہلے ایک میں اور پھر درجہ ثانیہ میں دوسرے ادارے میں داخلہ لیا تھا مگر ان دونوں اداروں میں سے کسی میں بھی دس دن سے زیادہ قیام نہیں کیا کیونکہ وہاں پڑھائی کا نظام تو مضبوط تھا مگر ان اداروں میں ایسی بہت سی کمزوریاں تھیں جن کی وجہ سے آج بہت سے لوگ اپنے بچوں کو مدارس کا رخ نہیں کرواتے مثلا طلباء پر بے جا تشدد، ڈسپلن و اخلاقیات کی کمی، کھانے کا فقدان یا ناقص غذا وغیرہ ۔ یہ دعوت اسلامی کا ماحول ہی ہے جہاں عصری تقاضوں کے مطابق بہت سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اس لیے میں امیر اہلسنت کا خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنھوں نے امت مسلمہ کو حصول علم دین کے لیے بہترین جامعات دیے ۔ اگر دعوت اسلامی کے تحت چلنے والے جامعات نہ ہوتے تو یقینا مجھ جیسا بندہ درس نظامی نہ کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ دعوت اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

سن فراغت:

رواں سال 1442ھ / 2021ء کو الحمد اللہ میں نے درس نظامی سے فراغت حاصل کی اور کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ جس دن میں آخری امتحان دے کر گھر آیا تھا اس دن مجھے اتنی خوشی تھی جسے میں الفاظ کا جامہ نہیں پہنا سکتا ایسی خوشی اور قلبی سکون اس سے قبل زندگی میں کبھی نہیں ملا تھا اس نعمت پر میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے وہ ہی مالک بے پرواہ اور رحیم و غفور ہے جو اپنے گناہگار بندوں کو توبہ کی توفیق دیتا اور انہیں راہ راست پر لاتا ہے جاہلوں کو علم کے زیور سے آراستہ کرتا اور انہیں جنت کے راستوں پر چلاتا ہے اسی کی حمد ہے اسی کی تعریف ہے وہ ہی لائق عبادت ہے ہم اسی سے مدد مانگتے اور اسی کو پکارتے ہیں جو شکستہ دلوں کی سنتا اور بھٹکے ہوؤں کو ہدایت کا چراغ بناتا ہے۔ اے اللہ مجھے بخش دے میری خطاؤں سے درگزر فرما۔ مجھے تو نے جس علم سے نوازہ ہے اسے میرے لیے نفع بخش اور آخرت میں مغفرت کا سبب بنا۔ میرے علم سے مجھے اور مسلمانوں کو نفع عطا فرما اور مجھے مزید علم نافع کی دولت سے نواز۔ بے شک تو دعاؤں کو سننے والا اور انہیں شرف قبولیت عطا فرمانے والا ہے۔

فہرست کتب:

الحمد اللہ سلسلہ تصنیف و تالیف 1434ھ سے قبل ہی شروع کر دیا تھا تصنیف و تالیف بھی اب ایک پورا فن بن چکا ہے قسمت سے مجھے تادم تحریر ایک بھی فرد میسر نہیں آیا جس سے اس فن کو سیکھتا اب تک جو بھی لکھا فقط اپنی ریاضت و محنت سے۔ اس دوران 1438ھ سے لے کر 1440ھ تک مسلسل تین سال لکھنے کا عمل

موقوف رہا اس کے باوجود (یہ تین سال نکال کر) دوران طالب علمی ہی الحمد اللہ روایتی و اہم موضوعات پر درج ذیل کتب لکھنے کی سعادت ملی۔

1۔ اسلام میں علماء کا مقام
2۔ احیاء مخطوطات، وقت کا تقاضہ
3۔ القول العالیہ فی ذکر المعاویہ
4۔ فیس بک کا استعمال، مقاصد اور احتیاتیں
5۔ گناہوں سے توبہ اور اس کی شرائط
6۔ امام احمد رضا خان، میری نظر میں
7۔ برصغیر کے علمائے اہلسنت کی خدمات احادیث
8۔ پاک و ہند کے مفسرین اہلسنت اور ان کی تفسیریں
9۔ ترک نماز کی سزائیں
10۔ نوجوانوں کی حکایات
11۔ فضائل مسواک
12۔ فضائل آفات
13۔ سمندری موجیں (عظمت والدین)
14۔ قیمتی لمحات
15۔ بارہ کبیرہ گناہ
16۔ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
17۔ مولد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

18۔التوسل بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم

19۔وسیلہ اور واسطہ

20۔مکالمہ بین الوہابی والسنی

21۔الخصائص النبویہ

22۔احکام النساء

23۔کتاب الاخبار (ایمان افروز وعبرت ناک حکایات کا مجموعہ)

24۔اربعین طاہریہ (عربی)

25۔تذکرۃ الخواص (147 علماء ومشائخ اہلسنت کا تذکرہ)

26۔تذکرہ امام اعظم ابو حنیفہ

27۔مقالات ومضامین

28۔افکار طاہریہ (متفرق موضوعات پر مختصر نوٹ اور تحریریں)

29۔لاحاصل (اشعار وغزلیں)

30۔الاصول المتعارفہ لرفع التعارض بین الاحادیث المتعارضہ

31۔ملت اسلامیہ اور اقوام متحدہ

32۔کلام مبین علی مسئلہ تکفیر ومتکلمین

جبکہ درج ذیل کتابوں پر حواشی وتعلیقات سپرد قلم کی ہیں۔

33۔تیسیر مصطلح الحدیث (عربی)

34۔الانتصار والترجیح

35۔شروح صحیح بخاری

36۔بے خوف (یہ کتاب موٹیویشنل پر ہے)

اور ایک رسالہ

37۔احیاء حدیث وقت کا تقاضہ

فراغت کے فورا بعد رمضان شریف میں سپرد قلم کیا اور زیر تصنیف و تالیف کتابوں میں

1۔ارشاد القاری الی رجال البخاری

2۔الجامع الصحیح للبخاری کے ضعیف رواۃ، ائمہ فن جرح و تعدیل کی روشنی میں

3۔احکام شرعیہ

4۔پندرہویں صدی ہجری کے علماء و مشائخ

5۔الارشاد بحکم خبر الاحاد

شامل ہیں۔

14 علماء و مشائخ اہلسنت کی سیرت پر ایک کم و بیش 450 صفحات کی ضخیم کتاب بنام تذکرہ اکابرین اسلام بھی مرتب کی تھی مگر کچھ اسباب کی بناء پر اسے سپرد نہر کر دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس تحریری سرمائے کو مسلمانوں کے لیے نفع بخش اور میرے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔

ذوق مطالعہ:

الحمد اللہ مجھے شروع سے ہی مطالعہ کا ذوق مل گیا تھا میں نے درس نظامی مکمل کرنے تک کم و بیش چار ہزار کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ میری خواہش ہوتی ہے کہ کتاب ہر وقت میرے ہاتھ میں ہو۔ رات کو جب لائٹ چلی جاتی تو موبائل کی لائٹ یا ٹارچ

کی مدد سے مطالعہ شروع کر دیتا والدین اس سے منع کرتے کہ نظر کمزور ہو جائے گی اور جب وہ کمرے میں دیکھنے کے لیے آتے کہ میں مطالعہ تو نہیں کر رہا تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے آنکھیں بند کر کے لیٹ جاتا ۔کثرت مطالعہ کے سبب مجھے کئی بار والدین کی طرف سے ڈانٹ بھی پڑی کہ میں اپنی صحت کا خیال نہیں رکھتا مگر ذوق مطالعہ کے آگے یہ ڈانٹ بے معنی تھی کیونکہ وصال یار کی لذت کے آگے دنیا کی ہر نعمت حقیر نظر آتی ہے میں جب بھی کوئی نئی کتاب دیکھتا جس کا میں نے مطالعہ نہ کیا ہوتا یا وہ ایسا موضوع ہوتا کہ اس موضوع پر پہلے کچھ پڑھا نہ ہوتا تو مجھے ایسے لگتا جیسے میرے ہاتھ کوئی قیمتی چیز لگ گئی ہے میں اس کتاب کو لیتا اور گھر کے کسی کونے میں بیٹھ کر جہاں شور و غل نہ ہو پڑھنا شروع کر دیتا اور اس وقت تک اس کو نہ چھوڑتا جب تک وہ مکمل نہ ہو جاتی اس طرح زیادہ دلچسپی والی بعض کتب کا کئی کئی بار بھی مطالعہ کیا ہے میں جب بھی کوئی نئی کتاب لے کر آتا تو اسے اپنے ٹیبل یا سرہانے رکھتا اور اس وقت تک لائبریری کی زینت نہ بناتا جب تک اس کا مطالعہ نہ کر لیتا۔

کتابوں کے مطالعہ سے میں ایک نئی دنیا سے متعارف ہوا جو ہماری اس دنیا سے بہت مختلف، پاکیزہ اور روحانیت و معلومات سے بھرپور ہے کتابوں کے مطالعہ سے ہی میں جان سکا کہ ہمارے دور کے لوگ کس قدر پست ہمت جبکہ اسلاف کس قدر باہمت تھے۔

مطالعہ کے لیے میرا کوئی خاص موضوع نہیں تھا بس یہ ہوتا کہ کتاب ہاتھ میں ہونی چاہیے دینی، دنیاوی، معاشرتی، سیاسی وغیرہ ہر طرح کی کتب میں نے کھنگالی ہیں

البتہ دینی موضوعات کو ترجیح ہوتی اور اس سے باہر اس وقت نکلتا جب کوئی دینی کتاب مطالعہ کے لیے نہ ہوتی پاکستان سے ایک شمارہ ہفت روزہ ندائے ملت نکلتا ہے اس میں موجود مواد کی ضخامت ہمارے ہاں کم و بیش چار سو صفحات پر چھپنے والی کتاب کے برابر ہوتی ہے ایک طویل عرصے تک میں ہر ہفتے اس کا بالاستعیاب مطالعہ کرتا رہا ہوں اگر آپ مسلمانوں کے ملی، سیاسی، معاشرتی وغیرہ موضوعات پر لکھنا چاہتے ہیں تو ایسے مجلات کو اپنے مطالعہ میں رکھیں۔

میرے ارد گرد نہ تو کوئی لائبریری تھی اور نہ اپنے پاس اتنی کتب تھیں جو میری پیاس بجھا سکتیں۔ گھر میں جتنی کتب تھیں میں وہ سب پڑھ چکا تھا اور جو تھوڑے بہت جیب میں پیسے ہوتے ان کی کتب خرید لاتا جب ان کے مطالعہ سے بھی فارغ ہو جاتا تو میں اپنے جاننے والوں سے معلومات لیتا کہ ان کے پاس کوئی کتاب تو نہیں ہے اگر ہوتی تو پڑھنے کے لیے لے لیتا اور بیسیوں مرتبہ ایسا ہوا کہ فیکٹری یا جامعہ سے چھٹی کر کے یا چھٹی ہونے کی بناء پر اوکاڑہ شہر مکتبہ غوثیہ چلا جاتا جہاں سارا دن بیٹھا مطالعہ کرتا رہتا اور شام کو واپس گھر لوٹ آتا۔

شروع سے ہی میری کوشش رہی ہے کہ میں کتاب کو بالاستعیاب پڑھتا ہوں اس سے بہت سے فوائد ملتے ہیں اور بہت سی ان باتوں کا پتا چلتا ہے جن کو سرسری نظر سے دیکھنے والا نہیں جان سکتا۔

المدینۃ العلمیہ:(اسلامک ریسرچ سنٹر، فیصل آباد)

اگرچہ میں نے درس نظامی تصنیف و تالیف کرنے کے لیے کی تھی لیکن اس کے ساتھ علم حدیث سے بھی ایک خصوصی لگاو ہو چکا تھا جامعہ میں داخلہ لیتے وقت سوچا تھا علم حدیث حاصل کر کے بعد میں اس کی ترویج اور نشر و اشاعت کے لیے درس و تدریس سے وابستہ ہو جاوں گا۔ مدارس کے موجودہ نظام تعلیم کے متعلق کچھ خبر نہ تھی میرے ذہن میں حصول تعلیم کا وہی پرانا تصور موجود تھا کہ اپنی پسند کا ایک فن منتخب کر و اور پھر اس میں تحصیل و مہارت کے بعد اس کی نشر و اشاعت میں مصروف ہو جاو۔ مگر درس میں آنے کے بعد پتا چلا کہ جس طرح وقت نے ہر چیز کو بدل دیا ہے اسی طرح اب مشرقی علوم کی تحصیل و ترویج کے ذرائع و اسباب اور طریقے بھی بدل چکے ہیں اب بیسیوں علوم و فنون ہیں جن کی پہلے صرف تحصیل ہی ضروری نہیں بلکہ ان میں ایک درجہ کی مہارت بھی ضروری ہے اس کے بعد سالوں تک ان فنون کی تدریس سے وابستہ رہنا بھی ضروری ہے پھر جا کر آپ اس قابل ہوتے ہیں کہ آپ کو شیخ الحدیث کے منصب پر فائز کیا جائے وہ بھی قسمت نے ساتھ دیا تو ورنہ یہ اختیار بھی مدارس کے جاہل منتظمین اور مغرور قسم کے گدی نشینوں کے پاس منتقل ہو چکا ہے۔

بچپن اور جوانی کا وہ حصہ جو حصول تعلیم کے لیے بہترین تصور کیا جاتا ہے وہ تو میں عیاشیوں میں گزار چکا تھا زندگی کی چوبیس بہاریں مکمل ہو چکی تھیں اب درس نظامی کے لیے آٹھ سال پھر اس کے بعد فن حدیث میں تخصص کے لیے دو یا چار سال اور اس کے بعد کوئی کم از کم دس سال دیگر فنون کی تدریس میں گزار کر جب

کوئی 42 یا 45 سال کا ہوتا تو پھر قسمت سے علم حدیث کی تدریس کا موقع ملنے کے چانس تھے یقینی نہیں۔ یہ ساری صورت حال دیکھتے ہوئے میں نے ابتداء میں ہی فیصلہ کر لیا کہ میں درس نظامی کرنے کے بعد تدریس سے وابستہ نہیں ہوں گا بلکہ حصول روزگار کے لیے کوئی بھی کام کر لوں گا اور دینی خدمات کے لیے جتنا ممکن ہو سکا آسانی کے ساتھ تصنیف و تالیف کا کام کرتا رہا ہوں گا۔ اسی سوچ کے ساتھ درس نظامی مکمل کرتا رہا دوران تعلیم حدیث شریف کے اسباق پر خصوصی توجہ رہتی اور دیگر فنون کو کبھی اتنی اہمیت نہیں دی جس کے وہ حقدار ہیں صرف اتنا کرتا کہ روزانہ کا سبق روزانہ اچھے طریقے سے یاد کر لیتا کہ کہیں استاد صاحب کے سامنے شرمندگی نہ اٹھانی پڑے اور دوسری بات یہ ذہن میں تھی کہ جب یہ فنون نظر سے گزر رہے ہیں اور ان کو پڑھنے کا موقع مل رہا ہے تو پھر جتنا آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے انہیں ذہن نشین کر لینا چاہیے بعد میں جو ذہن میں رہ گئے غنیمت ہے اور زندگی میں کہیں نہ کہیں یہ فائدہ ضرور دیں گے۔

دوران تعلیم ہی تصنیف و تالیف کے حوالے سے میں تمام اساتذہ کی نظر میں آچکا تھا بعض اساتذہ نے مجھ سے کچھ مضامین بھی لکھوائے تھے شیخ الحدیث مولانا محمد عبد الرشید عطاری تو خاص طور پر متاثر ہوئے۔ پہلی بار جب فلسفہ کے اسباق پڑھے تو اس سے قبل فلسفہ پر عصر حاضر کی آراء و نظریات کا مطالعہ کر چکا تھا جس کی وجہ سے فلاسفہ قدماء و جدیدہ میں بہت تفاوت نظر آیا تو میں نے مطالعہ فلسفہ کے نام سے کچھ نکات لکھے جس میں مدارس کے اندر پڑھائے جانے والے فلسفہ کو عصر حاضر کے فلسفیوں کی آراء و نظریات سے ہم آہنگ کرنے اور ان کے مناسب رد

کرنے کی تجاویزات پر مشتمل تھے یہ نکات جب شیخ الحدیث صاحب کی بارگاہ میں پیش کیے پہلے تو انہیں یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ یہ میں نے لکھے ہیں لیکن تسلی کرنے کے بعد فرمانے لگے کہ میں بھی چاہتا ہوں کہ فن فلسفہ پر اسی نہج پر کام ہونا چاہیے۔ اس کے بعد میں نے تنظیم المدارس کے لیے جب "الاصول المتعارفہ لرفع التعارض بین الاحادیث المتعارضہ" مقالہ لکھنا شروع کیا تو استاد صاحب نے فرمایا یہ مکمل مقالہ آپ نے مجھے چیک کروانا ہے لیکن استاد صاحب کی سازی طبیعت کی بناء پر مقالہ مکمل تو نہ چیک کر سکے البتہ اس کے بعض اہم مقامات کو ضرور ملاحظہ فرمایا۔ اس کے بعد شیخ الحدیث صاحب نے کلاس میں کئی بار اس بات کا اظہار کیا کہ میری خواہش ہے کہ رضوان اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر ، دعوت اسلامی) میں اپنی خدمات پیش کرے۔ کیونکہ میرا ذہن کچھ اور تھا اس لیے استاد صاحب کی خواہش پر کوئی 50 فیصد ذہن بن گیا کہ المدینۃ العلمیہ میں جاتے ہیں اس کے لیے کچھ دوستوں سے المدینۃ العلمیہ کے لیے معلومات بھی لیں۔ اسی دوران دعوت اسلامی کے رکن شوری حاجی محمد رفیع عطاری دورۃ الحدیث اوکاڑہ کے اسلامی بھائیوں سے ملاقات کے لیے تشریف لائے جہاں انہیں اساتذہ و طلباء سے میرے ذوق مطالعہ اور تصنیف و تالیف کے حوالے سے پتا چلا جس پر وہ بہت خوش ہوئے اور میری کچھ تصویریں یہ کہتے ہوئے لے گے کہ آپ کو خصوصی طور پر امیر اہلسنت کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا۔ خیر دن گزرتے رہے جس دن آخری پیپر تھا رکن شوری پھر تشریف لائے اور فرمانے لگے پڑھائی مکمل کرنے کے بعد آپ فیصل آباد المدینۃ العلمیہ میں چلے جائیں وہاں میں نے آپ کے متعلق بتایا ہے اور اسی پلیٹ

فارم سے اپنی خدمات پیش کریں، اس وقت تو میں نے سنی ان سنی کر دی، رمضان سے پانچ دن پہلے فیضان مدینہ میں پھر ملاقات ہو گئی رکن شوری نے فیصل آباد جانے کے متعلق استفسار فرمایا میرا نفی میں جواب سن کر انہوں نے دوبارہ پھر وہاں جانے کے لیے کہا چنانچہ میں نے یہ سوچتے ہوئے کہ شیخ الحدیث صاحب بھی کئی بار اس خواہش کا اظہار کر چکے تھے اور اب رکن شوری بھی دو دفعہ از خود کہہ چکے ہیں جب بڑے آپ پر اتنا اعتماد کریں اور آپ سے کچھ امیدیں وابستہ رکھیں تو ان کی امیدوں پر ضرور پورا اترنا چاہیے چنانچہ یہ سوچتے ہوئے کہ اس میں بھی اللہ کی کوئی حکمت ہو گی میں المدینۃ العلمیہ، اسلامک ریسرچ سنٹر، فیصل آباد میں چلا آیا اور 5 جولائی 2021ء سے تادم تحریر یہاں اپنی خدمات پیش کر رہا ہوں۔

دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں:

گزشتہ سال میرے ایک بہت ہی پرانے دوست نے پوچھا جامعہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد تم کیا کرو گے؟ میں پہلے تو سوچنے لگا کہ اسے کیا جواب دوں پھر کہا کہ میں وہ کتابیں لکھوں گا جو جامعات میں پڑھائی جائیں گی وہ کہنے لگا بہت مشکل ہے میں نے کہا دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں۔ خیر جب میں المدینۃ العلمیہ میں آیا تو اسی سال دعوت اسلامی کا اپنا بورڈ کنز المدارس منظور ہوا ہے کنز المدارس کا جو نصاب ترتیب دیا گیا ہے اس میں کچھ ایسی کتب بھی ہیں جو تنظیم المدارس میں نہیں تھیں ان میں سے دو کتب پر کام کرنے کے لیے المدینۃ العلمیہ فیصل آباد میں موجود ایک ایسے اسلامی بھائی کا انتخاب کیا گیا جن کا تصنیف و تالیف کے سلسلہ میں اچھا تجربہ ہے کیونکہ سوشل میڈیا کے

ذریعہ وہ مجھے پہلے ہی جانتے تھے اس لیے یہاں آتے ہی انہوں نے مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ درجہ اولی کے لیے ایک کتاب پر ہم کام مکمل کر چکے ہیں جو تھوڑے دنوں تک مارکیٹ میں آجائے گی اور دوسری تاریخ اسلام پر کام جاری ہے جو کم و بیش ایک سال کا پروجیکٹ ہے اور انشاء اللہ آئندہ سال آپ کے ہاتھوں میں ہو گی۔

اب جب میرے دوست کا سوال اور میرا دیا گیا جواب یاد آتا ہے تو سوچتا ہوں پروردگار عالم اپنے بندوں پر کیسا مہربان ہے کہ ان کی کہی ہوئی باتوں کی لاج رکھنے میں وہ ذرا بھی دیر نہیں کرتا۔ اللہ ہی کے لیے حمد اور تمام تعریفیں ہیں۔

بیعت :

جامعہ میں آنے سے قبل ہی الحمد اللہ فاتح عیسائیت پیر ابو النصر منظور احمد شاہ علیہ الرحمہ کے دست اقدس پر شرف بیعت حاصل کر لیا تھا۔

آپ عالم، فاضل، مفسر، محدث، مصنف، شیخ طریقت، مبلغ اسلام، متقی و پرہیز گار اور بہت بڑے عاشق رسول تھے انتہائی خوبصورت اور چہرہ بہت ہی نورانی تھا ایسا نورانی چہرے والے بزرگ میں نے اپنی زندگی میں کوئی دوسرا نہیں دیکھا، ملنے والوں کا ہر وقت ہجوم رہتا، مستجاب الدعوات تھے پچپن سے زائد مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور عمروں کا تو کوئی شمار ہی نہیں، پانچ ہزار سے زائد کفار نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا جن میں مذہب عیسائیت سے تعلق رکھنے والے کئی پادری بھی ہیں، ساہیوال میں اہلسنت کی عظیم درسگاہ جامعہ فریدیہ کی بنیاد رکھی اور مسلسل 60 سال سے زائد عرصہ تک درس بخاری دیتے رہے۔ ایک سو سے زائد

کتب تصنیف کیں جن میں تفسیر نورالقرآن، جلوہ جاناں، مدینۃ الرسول ﷺ اور بلد الامین کافی مشہور ہیں۔ شیخ میاں علی محمد خان بسی شریف سے بیعت ہوئے اور انہی سے سلسلہ چشتیہ میں خلافت پائی۔ آپ نے وصال سے چند روز پہلے جامعہ فریدیہ کے اساتذہ کے سامنے حلفاً تین باتیں ارشاد فرمائیں۔

1۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کتنے عمرے کیے

2۔ مجھے یاد نہیں کہ میرے مریدین کی تعداد کتنی ہے

3۔ اور مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ کتنی بار زیارت رسول اللہ ﷺ کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔

اسی طرح ایک مرتبہ درس بخاری کے دوران تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا ایک وقت ایسا بھی تھا کہ جب بھی آنکھ لگتی تو رسول اللہ ﷺ اپنے دیدار سے مشرف فرماتے اور بعض اوقات ایک نیند میں کئی بار یہ سعادت ملتی۔ آپکے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ کئی مرتبہ حالت بیداری میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں۔

آپ کی تاریخ ولادت 24 رجب 1350 ہجری / 15 دسمبر 1930ء جبکہ تاریخ وصال 23 ذی الحجہ 1440ھ / 25، اگست 2019ء ہے۔

اساتذہ:

راقم الحروف نے درس نظامی کے دوران جن اساتذہ سے استفادہ کیا ان کے اسماء اور مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد عبد الرشید عطاری المدنی

آپ انتہائی قابل، جامع علوم عقلیہ و نقلیہ، حاوی فروع و اصول اور جملہ موضوعات پر بہت عمدہ گفتگو کرتے ہیں، منکسر المزاج، عاجزی و سادگی کا پیکر، مہمان نواز اور پر کشش شخصیت کے مالک ہیں۔ مطالعہ بہت وسیع ہے ذوق مطالعہ اتنا اعلیٰ ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر تین سے چار گھنٹے مطالعہ کرتے ہیں اور ایک وقت یہ بھی تھا کہ عشاء کے بعد مطالعہ کتب میں مصروف ہوتے اور صبح ہو جاتی مگر رات گزرنے کا ذرا بھی احساس نہ ہوتا۔ کثرت مطالعہ کے سبب آپ کی آنکھوں کی بینائی پر بہت گہرا منفی اثر پڑا ہے اور اس وقت صرف ایک آنکھ سے ہی دیکھ پاتے ہیں جبکہ یہ بھی شدید متاثر ہے اور اس کا مسلسل علاج جاری ہے۔ مطالعہ کا نا صرف خود ذوق رکھتے ہیں بلکہ اپنے اس ذوق کو طلباء میں بھی دیکھنا چاہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں سے پوچھتے رہتے ہیں کہ وہ کن کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں اور پھر ان کے رجحانات کے مطابق کتب بھی تجویز کرتے رہتے ہیں۔ دوران طالب علمی حدائق بخشش اور بعض فنون کے متون زبانی یاد کر لیے تھے۔ مفتی محمد حسان عطاری ان کے ہم سبق ہیں اور اساتذہ میں مفتی محمد منظور احمد فیضی و مفتی محمد قاسم جیسی نامور شخصیات شامل ہیں۔ ہمیں ان سے بخاری، ترمذی، شرح معانی الاثار، توضیح و تلویح، مطول اور ہدایۃ الحکمۃ کے اسباق پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

راقم الحروف پر بڑی شفقت فرماتے تھے میرے تحریری کام پر حوصلہ افزائی کرتے، مجھے المدینۃ العلمیہ میں جانے کے لیے ذہنی طور پر تیار کیا، دورہ حدیث کے تمام طلباء کے سامنے میرے ذوق مطالعہ، ذوق تصنیف و تالیف کی تعریف کرتے

اور تحریری کام کو سرہاتے تھے سالانہ امتحان کے لیے فیصل آباد سے مولانا تصور المدنی عطاری تشریف لائے تو ان سے خصوصی ملاقات اور تعارف کروایا اور میرے تحریری کام کے مطلق انہیں آگاہ کرتے رہے۔ بھلا ایسی شفقتوں والے استاد ہر کسی کو کہاں نصیب ہوں گے؟ میں نے بخاری شریف کے رجال کا اردو تعارف پر کام انہی کی خواہش وترغیب پر شروع کیاہے جو انشاء اللہ جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

شیخ الحدیث مولانا گل رضا عطاری المدنی

آپ قد آور اور پر کشش علمی شخصیت ہیں تفسیر بیضاوی اور ہدایۃ الحکمہ کے بعض ابتدائی اسباق ان سے لیے ہیں۔

استاذ الحدیث مولانا محمد اکبر عطاری المدنی

فربہ جسم، خوش اخلاق، سادہ طبیعت کے مالک، متقی و پرہیز گار اور انتہائی ملنسار ہیں علماء و طلباء سے یکساں محبت کرتے ہیں مفتی محمد ہاشم عطاری کے تلامذہ میں سے ہیں ان سے علم المیراث، السراجی، شرح عقائد نسفیہ، نسائی شریف، ابن ماجہ اور ابو داؤد شریف پڑھنے کی سعادت ملی ہے۔ جامعہ کے طلباء میں مشہور ہے کہ استاد صاحب اہل اللہ میں سے ہیں۔

استاذ الحدیث مولانا نیاز عطاری المدنی

درمیانہ قد، سنجیدہ طبیعت کے مالک اور بڑی علمی شخصیت ہیں نزہۃ النظر، ہدایہ اور مسلم شریف کے اسباق انہی سے پڑھے ہیں۔

استاذ الحدیث مولانا امیر حمزہ عطاری المدنی

جسم انتہائی دبلا پتلا ہے مگر حاضری دماغی میں اپنی مثال آپ ہیں، جامعہ کے ناظم بھی رہ چکے ہیں ترمذی شریف، تیسیر مصطلح الحدیث کے کچھ ابتدائی اسباق اور اصول الشاشی کے کا درس ان سے لیا ہے۔

استاذ الحدیث مولانا عبد الستار عطاری المدنی

فربہ جسم، حاضر دماغ اور خوش طبع استاد ہیں چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ سجائے رکھتے ہیں انسان ان کی صحبت میں بیٹھے اور مسکرائے بغیر اٹھ جائے ناممکن ہے ان کا انداز تکلم اور لہجہ بڑا شائستہ و دلچسپ ہے جب کلاس میں تشریف لاتے تو پہلے چند منٹ ایسی گفتگو کرتے کہ طلباء کے چہرے کھل اٹھتے۔ قبطی اور شرح تہذیب کا درس ان سے لیا تھا۔

استاذ الحدیث مولانا غنظفر حسین عطاری المدنی

اوکاڑہ میں ان کا قیام بہت کم عرصہ رہا ہے ہدایہ ثانی کے کچھ اسباق ان سے پڑھے ہیں بڑے نیک صفت اور اصول ضوابط کے پابند ہیں۔

مولانا محمد عبد الباسط عطاری المدنی

فن صرف و نحو کے ماہر، بہت خوبصورت چہرے والے، ملنسار، خوش اخلاق، کم گو ور عمدہ صفات والے استاد ہیں۔ ان سے تیسیر ابواب الصرف، نصاب الصرف، علم الصیغہ، ہدایۃ النحو اور مراح الارواح وغیرہ کتب پڑھنے کا موقع ملا ہے ان کے اساتذہ میں مولانا جان محمد فریدی تلمیذ شیخ الحدیث مولانا حافظ خادم حسین رضوی، شیخ الحدیث مولانا غلام شبیر المدنی اور مفتی محمد ہاشم العطاری المدنی شامل ہیں۔

مولانا محمد طارق عطاری المدنی

آپ عابد، زاہد، عالم و فاضل اور درسیات پر اچھی گرفت رکھنے والے بڑے نیک صفت استاد ہیں انداز تفہیم انتہائی آسان ہے ان کے درس اور اوقات میں ہم نے عجیب برکت دیکھی ہے کلاس میں تمام طلباء سے فرداً فرداً سبق سنتے اور سبق پڑھانے کے بعد پورے سبق کی دہرائی کرواتے تھے ایک ایک لفظ یا عبارت کی وضاحت کرتے اور جب تک ہر طلب علم کی تشفی نہ ہو جاتی آگے نہ بڑھتے اور یہ سب کچھ مقررہ وقت میں ہی ہوتا۔ ایسا کم ہی ہوا کہ ان کا سبق یاد کرنے کے لیے علیحدہ سے ٹائم نکالنا پڑے بلکہ کلاس میں پڑھتے پڑھتے ہی سق یاد ہو جاتا تھا۔ مقدمۃ الشیخ، نور الانوار، الفوز الکبیر، ہدایہ اول اور جامی کتب کا درس ان سے لیا ہے۔

مولانا محمد شفیق عطاری المدنی

جامعہ اور تنظیمی لحاظ سے بڑے متحرک و قابل استاد ہیں جامعۃ المدینہ، رینالہ خورد کے ناظم اور مولانا غلام محمد تونسوی، مفتی محمد ہاشم عطاری اور شیخ الحدیث مولانا غلام شبیر کے شاگرد ہیں۔ نصاب النحو اور نصاب المنطق ان سے پڑھی ہے۔

مولانا محمد انعام اللہ عطاری المدنی

فربہ جسم، صاف رنگت اور خوش مزاج طبیعت کے مالک ہیں ان دنوں جامعۃ المدینہ، اوکاڑہ کے ناظم ہیں درجہ ثالثہ سے لے کر سابعہ تک ہمارے درجہ معلم رہے ہیں ان کی صحبت بڑی دلچسپ و غموں کو دور کرنے والی ہوتی ہے۔ ان سے الرشیدیہ، قدوری وہدایہ وغیرہ کے اسباق پڑھنے کی سعادت ملی ہے۔

مولانا انور عطاری المدنی

بڑے ہنس مکھ مزاج کے مالک ہیں ان کی صحبت میں انسان بیٹھے اور مسکرائے

بغیر اٹھ جائے ایسا نہیں ہو سکتا۔ نورالانوار کا درس انہی سے لیا تھا۔

مولانا محمد فرخ شاہد عطاری المدنی

کمزور جسم اور خوبصورت چہرہ والی مضبوط علمی شخصیت ، فضولیات سے دور رہنے والے اور وقت کے پابند ہیں درسیات پر گرفت اچھی ہے انداز تفہیم سادہ اور مدلل ہے ہر کتاب کا سبق محنت سے پڑھتے ہیں حتی الامکان جامعہ سے چھٹی کرنے سے بچتے ہیں اپنی شادی پر ولیمہ والے دن بھی صبح جامعہ حاضر ہو کر تین کتابوں کے اسباق پڑھا کر گے تھے ۔ ان سے دیوان حماسہ ، دیوان متنبی ،تیسیر مصطلح الحدیث ،موطا امام محمد اور موطا امام مالک پڑھنے کی سعادت ملی ہے۔

مولانا منور عطاری المدنی

نیک خصلت اور سادہ طبیعت کے مالک ہیں، المطالعۃ العربیہ، طریقہ جدیدہ اور ترجمہ قرآن کے ابتدائی کچھ پاروں کا درس ان سے لیا تھا۔

مولانا محمد صادق عطاری المدنی

درمیانے قد کے بہت ہی نرم مزاج استاد ہیں طلباء کو بلکل نہیں ڈانٹتے ان کی غلطیوں و کوتاہیوں پر صرف سمجھاتے ہیں المعلقات السبعہ، العقائد والمسائل، ترجمہ قرآن کے کچھ پارے اور تفسیر جلالین کا درس ان سے ہی لیا ہے۔

مولانا محمد رفیق عطاری المدنی

خوبصورت، طاقتور، فربہ جسم کے مالک، معاملہ فہم، حافظ قرآن، عابد، عملیات کے ماہر اور بڑے اچھے مدرس ہیں دروس البلاغۃ، مشکوۃ شریف اور ھدایہ آخرین کے اسباق ان سے لیے تھے۔

مولانا محمد اشفاق عطاری المدنی

دعوت اسلامی کے مدنی کاموں میں بڑے متحرک اور مدرس ہونے کے ساتھ اچھے خطیب بھی ہیں ان سے المرقاۃ اور ریاض الصالحین پڑھنے کی سعادت ملی۔

مولانا محمد سلطان عطاری المدنی

اچھی طبیعت کے مالک، شریف النفس استاد ہیں کافیہ کا درس ان سے لیا تھا۔

مولانا محمد فیاض عطاری المدنی

یہ کم و بیش ایک ماہ تک عربی تکلم کے لیکچر دیتے رہے پھر اپنے علاقہ بہاولپور ہجرت کر گے تھے انداز بڑا مشفقانہ تھا عربی کلام پر اچھی گرفت تھی۔

مولانا محمد رضوان عطاری المدنی

دورہ حدیث شریف میں عربی تکلم کے لیے چند ماہ ان سے درس لیا۔ نعت بڑی سریلی آواز میں پڑھتے ہیں۔

سلسلہ تلمذ:

ہم نے جن اساتذہ سے علم دین کے فیوض و برکات کو سمیٹا ہے جب ان کے سلسلہ تلمذ پر نظر ڈالتے ہیں تو الحمد اللہ اس میں اوپر کی طرف اہلسنت کی بڑی بڑی نامور شخصیات نظر آتی ہیں جس کا اجمالی خاکہ اس طرح ہے۔

1۔ محمد رضوان طاہر تلمیذ شیخ الحدیث مولانا عبد الرشید عطاری تلمیذ مولانا محمد منظور احمد فیضی تلمیذ غوث زماں قبلہ خواجہ فیض محمد شاہ جمالی و غزالی زماں علامہ احمد سعید شاہ کاظمی تلمیذ محدث جلیل مولانا سید محمد خلیل...

2۔ محمد رضوان طاہر تلمیذ مولانا محمد شفیق عطاری تلمیذ مولانا غلام محمد تونسوی

تلمیذ ملک المدرسین مولانا عطا محمد بندیالوی تلمیذ مولانا یار محمد بندیالوی تلمیذ مولانا ہدایت اللہ خان رام پوری تلمیذ مجاہد آزادی ہند مولانا فضل حق خیر آبادی تلمیذ فضل امام خیر آبادی...

3۔ محمد رضوان طاہر تلمیذ مولانا عبد الباسط عطاری تلمیذ مولانا جان محمد فریدی تلمیذ امیر المجاہدین مولانا خادم حسین رضوی تلمیذ شرف ملت علامہ عبد الحکیم شرف قادری تلمیذ ملک المدرسین علامہ عطا محمد بندیالوی...

4۔ محمد رضوان طاہر تلمیذ مولانا عبد الباسط عطاری تلمیذ شیخ الحدیث مولانا غلام شبیر المدنی تلمیذ مولانا مفتی محمد ارشاد خانیوال...

محمد رضوان طاہر تلمیذ شیخ الحدیث محمد عبد الرشید عطاری تلمیذ مفتی محمد قاسم عطاری تلمیذ

5۔ محمد رضوان طاہر تلمیذ استاذ الحدیث مولانا محمد اکبر عطاری تلمیذ مفتی محمد ہاشم عطاری...

میرے اساتذہ میں سے اکثر بالواسطہ مفتی محمد ہاشم عطاری کے تلامذہ میں سے ہیں۔

علماء و مشائخ سے ملاقات:

پورے زمانہ طالب علمی میں لاہور، پاکپتن اور ساہیوال کے علاوہ کسی بھی شہر کا سفر نہیں کیا پھر بھی کئی علماء و مشائخ سے ملاقات و استفادہ کا شرف حاصل ہوا ہے ان میں سے بعض کے اسماء و مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

کنز العلماء ڈاکٹر اشرف آصف جلالی

آپ عالم، فاضل، مصنف، مدرس، مفتی، محدث، مبلغ، شاعر، شیخ طریقت،

حافظ قرآن اور گوناں گو اوصاف کے ساتھ اہلسنت کی قد آور علمی شخصیت ہیں۔ لاہور میں ان کے مرکز صراط مستقیم میں کئی دفعہ ملاقات کا موقع ملا ہے نفیس و عمدہ لباس پہنتے ہیں آواز میں جلال ہے علماء کی شان کے لائق ظاہری و باطنی رکھ رکھاؤ کے مالک ہیں۔

مولانا پیر سید محفوظ الحق شاہ صاحب

درمیانہ قد، فربہ جسم اور خوبصورت نورانی چہرہ، آپ شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی کے تلامذہ و خلفاء میں سے ہیں رد وہابیت میں بڑے متحرک رہتے ہیں الیوقیت والجواہر اور تفسیر عزیزی کے مترجم ہیں۔ راقم الحروف کے گاؤں میں کئی مرتبہ خطاب کے لیے تشریف لائے ہیں جہاں ان سے ملاقات و دست بوسی کی سعادت ملی اور ان کے ملفوظات سے استفادہ کرنے کا موقع ملا ہے۔

مولانا پیر ڈاکٹر مظہر فرید شاہ صاحب

آپ فاتح عیسائیت پیر ابو النصر منظور احمد شاہ صاحب کے لخت جگر اور جامعہ فریدیہ کے شیخ الحدیث ہیں دراز قد، فربہ جسم، خوبصورت چہرہ اور نہایت علمی شخصیت ہیں خطاب بڑا مدلل کرتے ہیں ساہیوال میں کئی دفعہ ان سے ملاقات کا شرف ملا ہے۔

مولانا مفتی محمد اصغر علی عطاری المدنی

آپ دعوت اسلامی کی مشہور شخصیات میں سے ہیں اور عصر حاضر میں ملکی و بین الاقوامی سطح پر تجارتی معاملات پر خصوصی نظر رکھتے ہیں اوکاڑہ جامعۃ المدینہ میں ان کی تشریف آوری پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اور ان کے ساتھ سوال و

جواب کی دو نشستیں بھی ہوئی تھیں پہلی خاص ہم دورۃ الحدیث کے طلباء کے ساتھ تھی اور دوسری پورے جامعہ کے اساتذہ و طلباء کے ساتھ تھی۔ پہلی نشست میں راقم الحروف نے نظام آڑہت کے متعلق سوال کیا اوراپنے سوال میں اس کے تقریبا تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا جس پر مفتی صاحب نے اچھے انداز میں سوال کرنے پر خوشی کا اظہار کیا جبکہ سوال کرنے سے پہلے میرے ذہن میں یہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سوال اچھے انداز سے نہ کر پاؤں یا مفتی صاحب اس بات پر ناراض نہ ہو جائیں کہ خود ہی سوال کر کے خود ہی اس کے بعض پہلوؤں کا جواب بھی دے رہا ہے مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ جبکہ دوسری نشست میں مفتی صاحب نے طلباء سے مختلف علوم کے متعلق سوالات کیے تاکہ ان کی علمی صلاحیتوں کو پرکھا جا سکے۔ اس دوران مجھ سے علم فقہ کے متعلق چھ سوالات ہوئے جن میں سے تین کا جواب صیح تھا دو کا غلط اور چھٹے کے متعلق فرمایا کہ صبح والی نشست میں تو آپ اس کا جواب کچھ اور دے رہے تھے جس پر راقم الحروف نے عرض کی کہ وہاں سوال کی نوعیت اور اس کے متعلقین افراد اور تھے اور یہاں اور ہیں بعض مقامات پر حالات زمانہ کی رعایت کرتے ہوئے احکام بدل جاتے ہیں۔اس پر مفتی صاحب خوش ہوئے اور جواب کو پسند کیا۔

مولانا محمد عالمگیر فریدی

آپ متقی و پرہیز گار اور قابل عالم دین تھے فاتح عیسائیت پیر ابو النصر منظور احمد شاہ اور مولانا مفتی محمد عبد اللہ قصوری کے منظور نظر تلامذہ میں سے تھے چہرہ

انتہائی نورانی و خوبصورت تھا بلکہ اپنے شیخ طریقت فاتح عیسائیت پیر ابو النصر منظور احمد شاہ کے ہم شکل تھے لوگ انہیں دیکھ کر دھوکا کھا جاتے کہ یہ فاتح عیسائیت ہیں ۔ مولانا اپنے اساتذہ اور سنی علماء و مشائخ سے بڑی محبت کرتے اور ان کا ذکر خیر بڑی محبت و احترام سے کرتے جبکہ بد مذہبوں سے شدید نفرت کرتے اور اٹھتے، بیٹھتے ان کا رد کرتے اور فرماتے کہ بد مذہبوں سے نفرت تو ہمارے استاد مفتی محمد عبداللہ قصوری نے ہمیں گھٹی میں دی ہے۔ زندگی کے آخری چند سال انہوں نے میرے گاؤں میں ہی گزارے ہیں اور وفات پر اسی گاؤں کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔ وفات کے بعد چہرہ ایسا کھل اٹھا تھا کہ سنی تو سنی وہابی بھی تعریف کرنے پر مجبور ہو گے تھے کہ واقعی کسی سنی عالم دین نے وفات پائی ہے۔

مفتی غلام حسن قادری

مصنف کتب کثیرہ، مفتی غلام حسن قادری، لاہور میں ان کے گھر ملاقات ہوئی تھی مجھے دیکھ کر فرمانے لگے کیا تم ہمیشہ روزہ سے ہوتے ہو؟ عرض کیا نہیں، تو اس پر فرمایا پھر اتنے کمزور کیوں ہو؟ اپنی صحت کا خیال رکھا کرو۔

مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی

خوبصورت و نورانی چہرہ کے مالک، خطاب بڑا مدلل کرتے، شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑی کے تلامذہ میں سے تھے راقم الحروف کے گاؤں میں تشریف لائے جہاں ملاقات و دست بوسی کی سعادت ملی۔

اسناد و اجازات:

علماء و مشائخ سے عام استفادہ کے ساتھ ان سے ظاہری و باطنی علوم میں اسناد و

اجازات حاصل کرنا اور ان نعمتوں کا ملنا دنیا کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر سعادت مندی ہے ان نعمتوں کے حصول کے لیے علماء و مشائخ نے دور دراز کے سفر کیے، بڑی بڑی ریاضتیں کیں اور مشقتیں برداشت کی ہیں اور جس نے ان نعمتوں میں سے کسی ایک نعمت کو بھی پالیا وہ ظاہری علوم کی اسناد ہوں یا علوم باطن کا فیض تو اس نے خود کو دنیا کا سب سے خوش بخت انسان سمجھا اور پھر زندگی بھر اس کی حفاظت کی۔ الحمد اللہ راقم الحروف کو بھی اپنے زمانہ طالب علمی میں بعض اہل علم سے یہ نعمتیں ملی ہیں اگرچہ مخصوص پیمانہ پر ہیں لیکن یہ ابتداء ہے اللہ رب العزت سے امید ہے کہ مستقبل میں وہ ان نعمتوں میں بہت اضافہ کرے گا۔ البتہ فی الحال جو اجازات حاصل ہوئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر محمد بن زین العابدین رستم صاحب ترجمان التراجم علی ابواب الصحیح البخاری، مغرب میں نامور استاذ الحدیث ہیں فن حدیث میں ان کی دیگر کتب بھی منظر عام پر آچکی ہیں ان سے بذریعہ میل ان کی مرویات کی اجازت چاہی تو انہوں نے درج ذیل جوابی میل کے ذریعہ اجازت عامہ سے نوازہ

اجازت عامہ

الاخ الکریم

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اما بعد

فانی اجیزک اجازۃ عامۃ بکل ما ارویہ من دواوین السنۃ عن مشایخی الذین اجازونی سائلا اللہ ان یوفقک لخدمۃ الاسلام فی بلدک راجیا من الدعاء لی و لوالدی بحسن الخاتمۃ و حفظکم اللہ

و کتبہ

ا.د مُحَمَّد بن زین العابدین رستم

کان اللہ لہ

الحدیث المسلسل بالفقهاء الحنفیۃ

قال ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی : اجازنا بہ

شیخنا عبدالکریم بن عبداللہ حمزة الحنفی

عن شیخ الاسلام عبدالرزاق الحلبی الدمشقی الحنفی شیخ الاموی

عن مفتی الدیار الشامیۃ ابی الیسر عابدین الحنفی

عن جدہ العلامۃ احمد عابدین الحنفی

عن عمہ العلامۃ المحقق محمد امین ، ابن عابدین الحسینی الحنفی صاحب حاشیۃ رد المختار

عن العلامۃ الکبیر محمد شاکر العقاد الحنفی

عن شیخ الشام و مرجع الانام الملا علی الترکمانی الحنفی

عن الشیخ المعمر عبدالرحمن المجلد الحنفی

عن مفتی دھرہ الشیخ علاء الدین الحصکفی

عن العلامۃ الشیخ خیر الدین الرملی الحنفی

عن الشیخ محمد بن سراج الدین الحانوتی الحنفی

عن احمد بن الشلبیی الحنفی

عن ابراہیم الکرکی الحنفی

عن الشیخ امین الدین الاقصرانی الحنفی

عن الشیخ محمد بن البخاری الحنفی

عن الشیخ حافظ الدین البخاری الحنفی

عن صدر الشریعۃ عبیداللہ بن مسعود الحنفی

عن جده تاج الشريعة محمود الحنفى

عن والده صدر الشريعة احمد الحنفى

عن والده جمال الدين عبيدالله بن ابراہيم المحبوبى الحنفى

عن مُحَمَّد بن ابى بكر البخارى ، عرف بامام زاده الحنفى

عن ابى الفضائل شمس الائمة عبدالعزيزبن احمد الحلوانى الحنفى

عن ابى على الخضر النسفى بن على الحنفى

عن ابى بكر مُحَمَّد بن الفضل البخارى الحنفى

عن الاستاذ عبدالله بن مُحَمَّد الجارفى الحنفى

عن ابى الحفص الصغير مُحَمَّد الحنفى

عن ابيه ابى الحفص الكبير احمد بن حفص البخارى الحنفى

عن الامام الربانى مُحَمَّد بن الحسن الشيبانى

عن الامام ابى حنيفة النعمان بن ثابت

عن علقمة بن مرثد

عن عبدالله بن بريدة

عن ابيه قال

كان رسول الله ﷺ اذا بعث جيشا او سرية ، اوصى الى صاحبها بتقوى الله فى نفسه خاصة و اوصاه بمن معه من المسلمين خيرا ثم قال :

اغز بسم الله فى سبيل الله قاتلوا من كفر بالله لاتغلوا ، ولا تغدروا ، ولاتمثلوا ،ولا تقتلوا وليدا ، و اذا لقيتم عدوكم من المشركين فادعوهم الى الاسلام ، فان اسلموا

فاقبلوا منهم و کفوا عنهم و اخبروهم انهم کاعراب المسلمین و لیس لهم فی الفی ء ولا فی الغنیمۃ نصیب ، فان ابوا فادعوهم الی اعطاء الجزیۃ ، فان فعلوا فاقبلوا ذلک منهم و کفوا عنهم ،

واذا حاصرتم اهل حدن او مدینۃ فسالوکم ان تنزلوهم علی حکم الله ، فلا تنزلوهم ، فانکم لا تذرون ما حکم الله فیهم و لکنهم علی حکمکم ، ثم احکموا فیهم بما رایتم ،

واذا حاصرتم اهل حصن او مدینۃ فارادوکم علی ان تغطوهم ذمۃ الله وذمۃ رسوله ، فلاتغطوهم ذمۃ الله ، ولا ذمۃ رسوله ، ولکن اعطوهم ذممکم ، وذمم ابائکم ان تخفروا ذممکم فهو اهون

سَند الدلائل

بسم الله الرحمٰن الرحيم ۞ الحمد لله ربِّ العالمين ۞ و الصلوٰة والسَّلام علىٰ خاتم النبيين ۞ وعلىٰ آلهٖ وصحبهٖ أجمعين ۞ وبعد! فيقول المفتقر إلى الله الراجي شفاعة رسول الله ﷺ العبد الخاطئ محمَّد أفروز القادري الجرياكوتي: أروي الكتاب المبارك "دلائل الخيرات" عن سماحة العالم الرباني الشيخ فخر الدين الأويسي المدني ۞ عن فضيلة الشيخ السيد أحمد المالكي الحسني المكي ۞ عن أبيه محدث الحرمين الشريفين السيد محمَّد المالكي ۞ عن أبيه المدرس الأكبر بالمسجد الحرام السيد علوي المالكي ۞ عن العلامة السيد عيدروس البار المكي ۞ عن السيد سالم البار المكي ۞ عن مفتي مكة المكرمة السيد محمَّد الحبشي ۞ عن العارف بالله السيد عبدالله بن طاهر العلوي الحضرمي ۞ عن السيد عبد الرحمن بن علوي الحضرمي ۞ عن السيد عبدالرحمن بلفقيه الحضرمي ۞ عن الشيخ أحمد النخلي المدني ۞ عن السيد وجيه الدين عبد الرحمن المحجوب المغربي ۞ عن السيد أحمد الحسيني المحجوب المغربي ۞ عن السيد محمَّد الحسيني المكناسي المغربي ۞ عن السيد أحمد الحسيني المغربي ۞ عن جامع الكتاب الإمام العارف بالله السيد الشيخ محمَّد بن سليمان الجزولي الحسني نسبًا و المراكشي مدفنًا رضي الله تعالىٰ عنهم أجمعين ۞ و بهذا السند المتصل المبارك، أجيز أخانا الكريم العالم النبيل والفاضل الجليل محمَّد رضوان طاهر الفريدی المدنی حفظه الله و رعاه ۞ في تلاوة الكتاب المبارك دلائل الخيرات مع كامل الشروط والآداب (المذكورة في محلها) مع تدبر المعاني والمدلولات ۞ محبةً وشوقاً وتعظيمًا لجناب سيدنا رسول الله ﷺ و إمتثالا لأمر المولى عزوجل: إنَّ اللهَ وَ مَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا۔

لبَّيك يا ربي وسَعْديك صل و سلم و بارك على رسولك المجتبىٰ و نبيك المصطفىٰ و علىٰ آله وصحبه أولى الصدق و الصفا ۞ واجعلِ اللهُمَّ صلاتَنا وسلامَنا علَى الحبيب المختار سدًّا من عذاب النار و سببًا لإباحة دار القرار، فإنك أنت العزيز الغفار ۞ و أرجو من المستجيز أن لا ينساني في صالح دعواته ۞ سائلا المولى العظيم أن يوفقني وإياه لخدمة دينه القويم ونشر سنة نبيه الكريم ۞ ويغفر لي وله ويحشرني وإياه فی زمرة العلماء الصالحين، والله ولي المتقين، والحمد لله رب العالمين۔

وكتبه آذنا و مجيزا:

محمَّد أفروز القادري الهندي

الثانی و العشرون من شعبان المعظم ١٤٤٢هـ۔۔۔ الخامس من ابريل 2021ء

(1)

1... پ:5،النساء113